106630 - عقیقہ اور قربانی کے لیے ایک ہی جانور ذبح کرنا

سوال

کیا ایک ہی جانور عقیقہ اور قربانی کی نیت سے ذبح کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر عقیقہ اور قربانی جمع ہو جائیں، اور انسان عید الاضحی کے دن ایام تشریق میں اپنے بیٹے کا عقیقہ کرنا چاہے تو کیا قربانی عقیقہ کے لیے بھی کفائت کر جائیگی ؟

اس میں علماء کرام کے دو قول پائے جاتے ہیں:

پہلا قول:

قربانی عقیقہ سے کفائت نہیں کرتی، مالکیہ اور شافعیہ کا مسلک یہی ہے، اور امام احمد سے ایک روایت ہے.

ان کی دلیل یہ ہے کہ: یہ دونوں ـ یعنی قربانی اور عقیقہ ـ علیحدہ علیحدہ لذاتہ مقصود ہیں، اس لیے ایک دوسری سے کفائت نہیں کریگی، اور اس لیے بھی کہ ہر ایک کا اپنا علیحدہ سبب ہے چنانچہ ایک دوسرے کے قائم مقام نہیں بن سکتی، جس طرح کہ حج تمتع کی قربانی اور فدیہ کا جانور ہے.

الھیتمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اصحاب کی کلام کا ظاہر یہ ہے کہ اگر کوئی ایک بکرا ذبح کرتے وقت قربانی اور عقیقہ کی نیت کرے تو ان میں سے ایک بھی حاصل نہیں ہوگا، اور یہ ظاہر ہے؛ کیونکہ ہر ایک سنت مقصودہ ہے " انتہی

دیکھیں: تحفۃ المحتاج شرح المنھاج (9 / 371).

اور خطاب رحمہ اللہ کا قول ہے:

" اگر اس نے قربانی کا جانور قربانی اور عقیقہ دونوں کے ذبح کیا، یا اسے ولیمہ میں پکا کر کھلا دیا تو الذخیرہ میں کہا گیا ہے: صاحب القبس کہتے ہیں: ہمارے شیخ ابو بکر الفھری کا کہنا ہے: جب اس نے قربانی کا جانور قربانی اور عقیقہ دونوں کے لیے ذبح کیا تو یہ کفائت نہیں کریگا، اور اگر اسے ولیمہ میں پکا کر کھلا دے تو کفائت کر جائیگا،

کیونکہ پہلے دونوں میں تو خون بہانا مقصود ہے، اور ایک جانور کا دو مقصد کے لیے خون بہانا کفائت نہیں کریگا، اور ولیمہ کا مقصد کھانا کھلانا ہے، اور یہ خون بہانے کے منافی نہیں، تو اس لیے اسے جمع کرنا ممکن ہے " انتہی.

دیکھیں: مواھب الجلیل (3 / 259).

دوسرا قول:

قربانی عقیقہ سے بھی کفائت کر جائیگی، یہ امام احمد سے ایک روایت اور احنفا کا مسلک ہے، اور حسن بصری اور محمد بن سیرین اور قتادہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے.

اس قول کے قائلین کی دلیل یہ ہے کہ: ان دونوں کا مقصد جانور ذبح کر کے اللہ کا قرب حاصل کرنا ہے، تو ایک دوسرے میں داخل ہو گیا، جس طرح مسجد میں داخل ہو کر فرضی نماز ادا کرنے والے کے لیے تحیۃ المسجد فرضی نماز میں داخل ہو جاتی ہے.

ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے " المصنف " میں حسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: جب وہ بچے کی جانب سے قربانی کریں تو یہ اس کے عقیقہ کے لیے کافی ہو جائیگی "

دیکھیں: مصنف ابن ابی شیبۃ (5 / 534).

اور ھشام اور ابن سیرین رحمہما اللہ کہتے ہیں: اس کی جانب سے قربانی کرنا اس کے عقیقہ کے لیے کفائت کر جائیگی.

اور قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس سے کفائت نہیں کریگی، بلکہ اس کا عقیقہ کیا جائیگا.

اور البھوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر عقیقہ اور قربانی کا وقت اکٹھا ہو گیا، وہ اس طرح کہ عید الاضحی یا قربانی کے ایام بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز کے موافق ہوں تو عقیقہ کرنا قربانی سے کفائت کر جائیگا، یا پھر اس نے قربانی کی تو دوسرے سے کفائت کر جائیگی، جس طرح کہ اگر عید اور جمعہ اکٹھا ہو جائے تو دونوں کے لیے وہ ایک ہی غسل کرے تو کفائت کر جائیگا، اور اسی طرح حج تمتع یا حج قران کرنے والے کا یوم نحر کے دن واجب ہدی اور قربانی سے کفائت کر جائیگی " انتہی.

دیکھیں: شرح منتھی الارادات (1 / 617).

اور " کشاف القناع " میں بھوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر عقیقہ اور قربانی جمع ہو جائے اور آدمی دونوں کی نیت سے ذبح کرے یعنی عقیقہ اور قربانی کی نیت سے دو دونوں سے بالنص کفائت کر جائیگی، یعنی امام احمد نے یہی بیان کیا ہے " انتہی.

دیکھیں: کشاف القناع (3 / 30).

اور شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کرتے ہوئے کہا ہے:

" اگر قربانی اور عقیقہ دونوں جمع ہو جائیں تو اپنی جانب سے قربانی کا عزم رکھنے والے گھر والے کی جانب سے ایک ہی کفائت کر جائیگی، تو وہ یہ قربانی ذبح کرے اور عقیقہ اس میں داخل ہو جائیگا.

اور بعض کی کلام سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ: دونوں کا ایک ہی شخص کی جانب سے ہونا ضروری ہے، یعنی عقیقہ اور قربانی چھوٹے بچے کی جانب سے ہی ہو.

اور کچھ دوسروں کی کلام میں یہ شرط نہیں، جب والد قربانی کرنا چاہے تو والد سے قربانی اور بچے کا عقیقہ ہو جائیگا.

حاصل یہ ہوا کہ: جب وہ قربانی قربانی کی نیت سے ذبح کرے اور اس سے عقیقہ کی نیت کر لے تو یہ کافی ہو جائیگی " انتہی

دیکھیں: فتاوی الشیخ محمد بن ابراہیم (6 / 159).

واللہ اعلم .